

130155 - کیا بچے کو دو سال سے زائد دودھ پلانا جائز ہے ؟

سوال

ہمیں علم ہے ك رضاعت كى مدت دو برس ہے؛ لیکن کیا بچے کو دو برس سے زائد دودھ پلانا ممكن ہے، اگر ایسا كرنا جائز ہے تو یہ بتائیں كہ دو سال كے بعد كتنا عرصہ اور دودھ پلایا جا سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مدت رضاعت یعنی دودھ پلانے كى مدت مكمل دو بر س مقرر كرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور مائیں اپنى اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائیں، اس كے ليے كہ جو چاہے دودھ كى مدت پورى كری البقرة (233).

ابن كثير رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں رقمطراز ہیں:

" ماؤں كے ليے اللہ سبحانہ و تعالیٰ كى جانب سے راہنمائى ہے كہ وہ اپنى اولاد كى رضاعت مكمل كريں اور دو برس تك دودھ پلائیں " انتہی

دیکھیں: تفسير ابن كثير (1 / 633- 634).

اور شيخ الاسلام ابن تيمية رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالیٰ كا فرمان:

مكمل دو برس اس كے ليے جو مدت رضاعت مكمل كرنا چاہے .

رضاعت مكمل ہونے كى دليل ہے، اس عرصہ كے بعد خوراك ميں سے ايك خوراك ہى شمار ہوگی.

دیکھیں: مجموع الفتاوى (34 / 63).

اور مجلة بحوث الاسلاميه ميں درج ذيل عبارت لكھى گئی ہے:

میڈیکل سرچ سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ بچے کی عمر کے پہلے دو برس میں رضاعت بچے کی نشو و نما کا اکیلا سبب ہے، اور دو برس کے بعد اکیلی رضاعت بچے کی خوراک نہیں بنتی " انتہی

دیکھیں: مجلة البحوث الاسلامية (37 / 329) .

لیکن دو برس کی عمر کے بعد دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں؛ خاص کر جب دودھ پلانے میں بچے کی مصلحت و منفعت اور فائدہ پایا جائے " انتہی

اس لیے دو برس کے بعد دودھ پلاتے رہنے میں کوئی حرج نہیں "

قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

دو برس سے زائد یا کم دودھ پلانے کا انحصار بچے کے والدین کی رضامندی اور بچے کو نقصان دینے سے اجتناب کرنا ہے " انتہی

تفسیر القرطبی (3 / 162) .

مستقبل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" تو یہ معلوم ہوا کہ رضاعت میں ہی بچے کی مصلحت و حق ہے، اور اگر بچے کو دودھ چھڑانے میں ضرر و نقصان ہو تو دو برس سے قبل اسے دودھ چھڑانا جائز نہیں ہوگا، چنانچہ اگر مصلحت ہو اور بچے کو ضرر سے دور رکھنا مقصود ہو تو ماں کے لیے دو برس کے بعد بھی بچے کو دودھ پلانا جائز ہے .

ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب " تحفة المودود في احکام المولود " میں کہتے ہیں:

" ماں کے لیے بچے کو اڑھائی سال سے بھی زیادہ دودھ پلانا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (21 / 60) .

ڈاکٹر وہبہ الزحیل کی کتاب " الفقه الاسلامی و ادلتہ " میں درج ہے:

" بچہ کمزور ہونے کی بنا پر اگر دو برس کے بعد بھی بچے کو ضرورت کی بنا پر دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے نتیجہ میں حرمت وغیرہ کے احکام مرتب نہیں ہونگے، اور نہ ہی مطلقہ ماں اس کی اجرت حاصل کر سکتی ہے " انتہی

دیکھیں: الفقہ الاسلامی و ادلتہ (10 / 36) .

اور " الجوهر النيرة " میں درج ہے:

" الذخيرة " میں رضاعت کی مدت کے تین اوقات درج ہیں: کم از کم، اور درمیانہ اور زیادہ سے زیادہ.

کم از کم مدت ڈیڑھ برس ہے، اور درمیانی مدت دو برس اور زیادہ سے زیادہ اڑھائی برس ہیں، اگر دو برس سے کم دودھ پلایا جائے تو یہ کوتاہی نہیں ہوگی، اور اگر دو برس سے زائد مدت گزر جائے تو یہ زیادتی نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: الجوهر النيرة (2 / 27) .

اس بنا پر دو برس سے زائد دودھ پلانے میں کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن اس میں بچے کی مصلحت مدنظر رکھی جائیگی.

واللہ اعلم .